سوال

(131) ٹیلی ویژن کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٹیلی ویژن اور اسلامی فلموں کا کیا حکم ہے؟ کیا ہم تعلیم کی غرض سے یہ استعمال کرسکتے ہیں اور کیا ٹیلی ویژن تصویر میں داخل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ اس وقت کی بڑی عجیب بات ہے کہ ہم فلموں کا نام سنتے ہیں کہ یہ اسلامی فلمیں ہیں کہ یہ اسلامی اشتراکیت یا اسلامی جمہوریت ہے۔ مجھے ابھی تک کوئی شخص ایسا نہیں ملا کہ جو مجھے اس بارہ میں سمجھائے کہ ان کے یہ اسلامی نام کیونکر رکھے گئے ہیں، یہ نظریات اور اصطلاحات جو یہودی ہیں یہ کیوں ہمارے اندر آئے ہیں۔ آسمان زمین سے کہاں ہے یہ کہاں ہے۔ کیا تعلق ہے ان کا اس دین کے ساتھ جو دین منزل من اللہ ہے،

یہ باطل نظریات اور خودساختہ الفاظ واصطلاحات جو اہل الاھواء البدع کی پیداوار ہیں، کیا ہم میں ایک بھی ایسا صاحب بصیرت آدمی نہیں کہ جو ان اشیاء کی گہرائی میں جاکر سوچے، کیا کوئی یہ بات واضح کرسکتا ہے کہ جو لوگ غیر ممالک میں رہتے ہیں، وہ یہ فلمیں وغیرہ تعلیم وتربیت کے لیے استعمال کرتے ہیں، کوئی بھی یہ ثابت نہیں کرسکتا، کیونکہ ان لوگوں کا اس سے مقصد صرف اور صرف انہیں دیکھ کر انسانی جواہر کا ضیاع اور اخلاق کی بربادی اور فحاشی کے اندھیرے کنویں میں دھکیلنا ہے۔ یہ صرف لغو کھیل اور ان کی بری تسکین اور نفسانی خواہش کی تکمیل کا ایک ذریعہ ہیں۔ ان سے ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ کچھ وقت دنیاوی امور سے چھٹکارا پاکر اپنی توجہ دوسری طرف مبذول کرنا ہے، تو یہ اشیاء وہ صرف اور صرف ان مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں نہ کہ ان کا اس سے مقصد کوئی تعلیم وتربیت ہے اور آج کل جتنی بھی فلمیں بنائی جاتی ہیں، وہ صرف اور صرف اخلاق کو تباہ کرنے والی ہیں اور خاندانی نظام کو تباہ کرنے والی ہیں کیونکہ جب ایک عورت اسے دیکھتی ہے اور پردہ اسکرین پر جو دیکھتی ہے پھر عام زندگی وہ اپنے آپ کو ویسا تصور کرتی ہے جس سے بالآخر زنا تک سرزد ہوجاتا ہے اور کتنے ہی شریف لوگ ایسے ہیں جو چور، ڈاکو بن جاتے ہیں جس کا سبب بھی بعض اوقات یہی پردہ اسکرین پر چلنے والی فلم ہوتی ہے کہ وہ عام زندگی میں اپنے آپ کو ویسا تصور کرتا ہے اور پھر وہ سب کر گزرتا ہے جو دیکھتا ہے افسوس ہے آج کل کے علماء کرام پر جو ان اشیاء کے تھوڑے سے فائدے کو دیکھتے ہوئے جواز کا فتوی دے دیتے ہیں اگر نہیں جائز منفعت کے لیے استعمال کیا جائے تو ٹھیک ہے، حالانکہ حقیقت میں یہ فوائد کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ اس دنیا میں جو بھی اشیاء وہ نفع اور نقصان دونوں کو شامل ہیں، ہم اس میں موازنہ کریں کہ ان میں نفع کتنا ہے اور نقصان کتنا ہے اگر ان میں نقصان کی بہ نسبت نفع زیادہ ہے تو ہم پھر اسے جائز کہہ سکتے ہیں۔

لیکن جب اس کا نقصان اس کے نفع سے بڑا ہو تو ہم اسے کیسے فائدہ مند کہہ سکتے ہیں

((واثمھا اکبر من نفعھما)) کہ ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔ یعنی شراب اور جوئے کا۔ تو یہاں بھی ان فلموں اور پردہ اسکرین کا نقصان ان کے نفع سے کئی گنا بڑا ہے۔ تو ایک

عاقل انسان کےلیے یہی لائق ہے کہ ان سےبچے۔ یہ اشیاء اخلاق اور جوہر انسانی کوتباہ کرنے والی ہیں اور یہ تمام اشیاء یہود کے ہاتھوں میں ہیں اور وہ اہل اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں اور یہ بات قرآن سے ثابت ہے، میں نے ایک انگریزی کتاب جس کا مصنف بھی انگریز ہی تھا کا مطالعہ کیا جس میں یہود کی میٹنگ کاتذکرہ تھا اور ان میٹنگز میں جو قرارداد یں پاس ہوئیں ان کاتذکرہ تھا، ان اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں نے یہ بات اس میں بڑی واضح اور صراحت کے ساتھ کہی کہ یہ انسان جس کو یہ اپنےلیے ایک تفریح کاذریعہ سمجھتا ہے انہیں ان مسلمانوں میں عام کردوتاکہ ان کے اخلاق برباد ہوجائیں اور یہ لوگ افراط وتفریط کاشکار ہوجائیں، توبتائیں ان یہودیوں کی بات پر یقین کریں یا اپنوں کی۔

فصل :..... پھر یہ بات کہی جاتی ہے کہ فلم یہ ایک متحرک تصویر ہے جو پردہ اسکرین پر دیکھی جاتی ہے، جاندار کی تصویر حرام ہے جس کے بارہ میں بے شمار احادیث وارد ہوئیں ہیں جو تواتر کی حد کو پہنچ جاتی ہیں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے یہ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے جاندار کی تصویر بنانے سے منع فرمایا ہے اور جو ایسا کرتا ہے اس پر لعنت فرمائی ہے اور ساتھ میں یہ بھی فرمایا کہ تصویر بنانے والے اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ ہیں جنہیں قیامت کے دن یہ کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم بنایا کرتے تھے آج ان میں جان ڈالو اور وہ اس سے قاصر ہوں گے اور انہیں سخت عذاب دیا جائے گا اور یہ عمل کبیرہ تباہ کرنے والا گناہ ہے اگرچہ یہ آج پورے عالم اسلام میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ مسلمانوں کے دل اس چیز پر کیسے راضی ہوگئے تو جو حرام ہے اور شیطان کی رضامندی کا سبب ہے اور اللہ تعالی کے غضب کو دعوت دینے والی ہے اور پھر افسوس یہ کہ ہم ان کا نام رکھتے ہیں۔ ''اسلامی'' افسوس ہے مسلمانوں پر اور ان کے ایسے اسلام پر'' اور پھر مزید سونے پہ سہاگا کہ جب انہیں اس کام سے روکا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ کام توفلاں عالم فاضل کرتے ہیں اور فلاں فلاں ملک میں یہ رائج ہے وہ ممالک کہ جنہیں ہم اسلامی ملک کہتے ہیں، کتنی عجیب بات ہے۔ کیا ہم کسی ایک ملک کے ساتھ خاص ہیں؟ یا کیا ہم کسی خاص عالم فاضل پر ایمان لائے ہیں؟ بلکہ ہمارا ایمان تو اللہ اور اس کے رسول پر ہے اور انہی کی اتباع کرنا ہم پر لازم وملزوم ہے اگر ساری دنیا ایک چیز کو مل کر حلال یا حرام کرنا چاہیں تو بھی وہ اس کو حلال یا حرام نہیں کرسکتی جب تک کہ اللہ یا اس کے پیغمبر جناب محمد ﷺ اس کو حلال وحرام قرار نہ دے دیں۔ کیونکہ ایک مومن کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ ہدایت اور بھلائی صرف اللہ اور اس کے رسول کی اتباع میں ہے نہ کہ غیروں کی۔

اگر سارے ممالک اسلامیہ ایک حرام چیز کو حلال کرنے پر تل جائیں اور اللہ اور اس کے پیغمبر نے اسے حرام کیا ہو تو وہ تمام غلطی پر ہیں اگر کہیں درستگی ہے تو وہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔

لیکن افسوس درافسوس کہ یہ مسئلہ قلوب مسلمین سے اس طرح نکال دیا گیا ہے، اس طرح مسلمان اس کی اہمیت سے غافل ہوگئے ہیں کہ علماء کرام کہ جو اپنے آپ کو سلف کے عقیدہ پر تصور کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اہل الحدیث کہلاتے ہیں وہ بھی پوری طرح اس میں ملوث ہیں، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض اہل حدیث جماعت کے اکابر فضلاء جو کیمرے کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور لوگوں کو خطبہ دیتے ہیں، انہیں کتاب وسنت کی اتباع کا وعظ کرتے ہیں انہیں بدعتیوں، فحاشی، منکرات سے روکتے ہیں لیکن ان کے سامنے مصوران کی تصویر کشی کر رہا ہوتا ہے اور ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی کہ اس کام سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے، بلکہ حالت تو یہ ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ گویا اس کا کو حرام ہی قرار نہ دیا گیا ہو۔ میں نے انہیں اس بات پر تنبیہا خط لکھا توانہوں نے جواب دیا کہ یہ اب زندگی کا ایک حصہ ہے جس سے بچنا ناممکن ہے کیونکہ اس سے ہماری تصاویر اور ہماری بات دوسروں تک پہنچتی ہے اور ہمارے مسلک کی ترویج ہوتی ہے۔ تو مجھے دوبارہ ان کی طرف لکھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ آج ہماری زندگی کا معیار اس قدر گر گیا ہے کہ آج حرام اشیاء ہماری زندگی کا لازمی جزو بن چکی ہے جس سے بچنا ناممکن ہے، پھر تو مجھے خطرہ ہے کہ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا، کہ پتا نہیں کیا کیا حرام اشیاء ہماری زندگی کا حصہ بنتی ہیں اور ہم اسے جائز قرار دیں گے، یہ عریاں رقص، فلمی گانے، آلات موسیقی، مخلوط محفلیں، سود اور رشوت خوری اور ایسی بے شمار اشیاء جو حرام ہیں لیکن یہ سب ہماری زندگی کا لازمی جزو بن جائیں گی تو یہ بھی حلال ہوجائیں گی۔ اور پھر لوگ ان میں بھی جائیں گے اور اپنے وقت کو ضائع کریں گے۔

جیسا کہ سائل نے کہا تھا کہ اسلامی فلمیں کہ جو صرف تعلیم کی غرض سے دیکھی جاتی ہیں ان میں کوئی لہو ولعب نہیں۔

چلو بالفرض مان لو کہ یہ اسلامی فلمیں فقط تعلیم کےلیے ہیں، لیکن ان میں صحابہ، تابعین اور اولیاء اللہ اور محدثین کی جو تصویر کشی کی جاتی ہے کیا آج کا کوئی آدمی ان پاک ہستیوں کے برابر ہوسکتا ہے؟ کیا آپ اس کا تصور بھی کرسکتے ہیں کہ آج فاحش انسان کسی صحابی کی تصویر کشی میں ملوث ہو۔ ارے یہ صحابی توکیا یہ تو اس صحابی کے پاوں کی مٹی کی دھول کے برابر بھی نہیں ہوسکتا کہ جو مٹی کی دھول نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ان کے قدموں پر لگی۔ توکیسے ایک آدمی ان جیسی تصویر پیش کرسکتا ہے اور پھر اسے پردہ اسکرین

پر دکھلایا جائے۔

بہرحال بات تو یہ ہے کہ یہ مسئلہ ہی خارج عن البحث ہے، ہم فضول اس میں وقت کو ضائع نہ کریں ان میں صرف جاہل ہی اپنا وقت ضائع کرسکتا ہے، 14 صدیاں گزر گئیں آج تک کسی بھی اہل علم نے تعلیم و تربیت کے لیے اسلاف کے زندہ ہونے کی شرط نہیں لگائی تو آج ہمیں اس کی اتنی کیا ضرورت پڑگئی کہ ہم ان بے کار اور بری اشیاء کی طرف رجوع کریں، کیا ان حرام اشیاء کے بغیر آج تعلیم ممکن نہیں ؟ غور کریں۔

رہی بات جہاں تک ٹیلی ویژن کی تو بذات خود ٹیلی ویژن برا نہیں لیکن چونکہ یہ ہی فلموں کی رویت کا ذریعہ بنتا ہے اور پھر اس کو دیکھنے کے بعد انسان سینما اور بڑی اسکرینوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اگر انسان شہر میں رہتا ہو تو وہ سینما گھر کی طرف جائے گا ہی۔ اور پھر جب سینما کی طرف متوجہ ہوگا اور لازمی امر ہے کہ پھر اسے مال بھی زیادہ خرچ کرنا پڑے گا اور بہت ساری مشکلات سے بھی گزرنا پڑے گا تو یہ تمام کام انتہائی برے ہیں۔ اور اگر گاوں کا ماحول ہو وہاں اگر ایک گھر والے بھی ٹی وی لے آئیں تو پورا گاوں ان کے گھر امنڈ آتا ہے اور ان کا گھر سینما کا نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے، جہاں مرد عورت بچے ہر عمر کے افراد آتے ہیں، تو جو گھر اللہ کی برکتوں سے بھرا ہوتا ہے وہ فحاشی، منکرات اور فسق و فجور کا اڈا بن
جاتا ہے اور اسے دیکھ کر لوگوں کے ذہن خراب ہوتے ہیں وہ ایک علیحدہ نقصان ہے۔ بعض لوگ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اس پر صرف خبر سنتے ہیں تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ جو نیوز کاسٹر ہوتی ہے، بہت دفعہ عورتیں اور لڑکیاں ہوتی ہیں تو انسان خبر سنے گا، کیا وہ ان عورتوں کی تصاویر نہیں دیکھے گا، اور اللہ تعالی کا تو یہ فرمان ہے : قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ (النور : ۳۰) کہ مومنوں کو حکم دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں، تو کیا خبریں دیکھنے سے اللہ کے اس حکم کی نافرمانی نہیں ہوتی۔ اور پھر کیسے ممکن ہے کہ ایک گھر میں ٹی وی ہو اور آدمی اسے خبروں یا اسلامی پروگرام یا تقاریر تک محدود رکھے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جب صاحب گھر باہر جائے گا تو کیا وہ ٹی وی پر پہرہ دار بٹھائے گا، ہوسکتا ہے اس کے جانے کے بعد اس کے اہل خانہ اس پر منکر اور بری اشیاء دیکھیں، کیونکہ جو ہذیانی کیفیت فلمیں دیکھنا نفسانی خواہشات جنسی میلان جس طرح مردوں میں ہوتا ہے عورتوں میں بھی تو ہوتا ہے تو کتنی ہی پاکباز عقلمند عورتیں اس ٹی وی کی وجہ سے اس فحاشی کے دلدل میں دھنس جاتی ہیں۔

باب : ......اس کے علاوہ ایسے ہی اسلام میں تصویر ممنوع اور حرام ہے اور یہ

ٹیلی ویژن تصویر کا ایک آلہ ہے اور مشکوک چیز ہے، اور جو مشکوک اشیاء کے قریب بھی جاتا ہے ممکن ہے کہ وہ مشکوک سے حرام میں داخل ہوجائے اور عین ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے انسانی فحاشی میں غرق ہوجائے اور اسی وجہ سے اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (الانعام : ۱۵۱)

''فحاشی کے قریب بھی نہ جاو چاہے جو ظاہر ہو یا پوشیدہ۔''

تو جو شخص بھی یہ پسند کرتا ہو کہ وہ اپنے ایمان اور عزت کی حفاظت کرے تو ان تمام عوامل سے اپنے آپ کو بچائے کہ جو ایک پاکدامن انسان کو برائی کے راستے پر ڈال دیں جو اہل اسلام اور اسلام کے دشمنوں کی ایجادات ہیں کہ ان کے ذریعہ سے لوگوں کو صراط مستقیم ہٹائیں۔

تو ہمارے علم کے مطابق ٹی وی بھی ممنوع ہے شرعی لحاظ سے۔ اور ہر مومن مرد اور مومنہ عورت پر یہ لازم ہے اپنے آپ کو اور اپنے گھر اس بڑی تباہی اور ہلاکت سے بچائیں کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو تمام گھر والوں کا گناہ سربراہان کے ذمہ ہوگا۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ہرقل کو جو خط لکھا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا :

((فإن توليت فعليك إثم الأريسيين)) (الجامع الصحيح للبخاری)

''اگر تو ایمان نہ لایا پھر گیا تو تمام اریسیوں کا گناہ تیرے سر ہوگا۔''

تو عزیزان من ! ایسی تمام اشیاء سے اپنے آپ کو بچالو کہ جو ظاہرا تو بڑی اچھی ہیں لیکن حقیقت میں زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 493

محدث فتویٰ